سوال

(374) کن حالات میں خلع لینا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بیوی بلاوجہ اپنے خاوند سے خلع لینے کی مجاز ہے؟ وہ کون سے حالات ہیں جن کی بنا پر خلع لینا جائز ہے؟ کیا خلع لینے کے لیے عورت کو اپنے والدین سے اجازت لینا ضروری ہے؟ ان تمام سوالات کا جواب کتاب وسنت کی روشنی میں دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خلع، عورت کی طرف سے علیحدگی اختیار کرنے کا نام ہے، عورت کو چاہیے کہ کسی معقول وجہ کی بنا پر اپنے خاوند سے علیحدگی کا مطالبہ کرے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔'' [1]

اس حدیث کی بنا پر عورت کو بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے، تاہم اس کے باوجود بلاوجہ خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے اگرچہ وہ ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی۔ وہ حالات جن کے پیش نظر عورت خلع لینے میں حق بجانب ہوتی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

1) شکل وصورت، سیرت وکردار یا دینی اقدار کے متعلق اپنے خاوند کو ناپسند کرے۔

2) عمر میں بڑا ہونے، کمزور ہونے یا قوت برداشت سے باہر ہونے میں بھی خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

یا اس طرح کی کوئی بھی وجہ ہو جس کی بنا پر وہ حقوق کی ادائیگی نہ کر سکتا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا [2]

''اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان پر (خلع میں) کوئی گناہ نہیں ہے۔''

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی جمیلہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں اپنے خاوند ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے خلق وکردار اور دینی اقدار کے متعلق کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن میں اسے برداشت نہیں کر سکتی ہوں، میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ اسلام میں رہتے ہوئے کفران نعمت کا ارتکاب کروں، رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایسے حالات میں اسے خلع لینے کی اجازت دی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ حق مہر میں دیا ہوا باغ واپس کردے۔[3]

واضح رہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی شکل وصورت پسند نہ تھی جیسا کہ بعض دیگر روایات میں اس کی صراحت موجود ہے، چونکہ یہ عورت کا ایک ذاتی اور پرائیویٹ معاملہ ہے اس لیے اگر وہ عقلمند اور صاحب بصیرت ہو تو اسے خلع لینے کے لیے اپنے والدین سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر نا سمجھ یا کم عمر یا واجبی سی فہم و بصیرت کی حامل ہو تو والدین یا اپنے بھائیوں سے اجازت لے اور اس اقدام پر ان سے مشورہ کرلے تاکہ آئندہ زندگی میں اس کے لیے کوئی مسئلہ نہ کھڑا ہو۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص: ۲۷۷، ج۵۔

[2] ۲/البقرہ: ۲۲۹۔

[3] صحیح بخاری، الطلاق: ۵۲۸۵، ۵۲۷۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:325

محدث فتویٰ